



## سوال

(87) ماتم کرنے کے بارے میں حکم شریعت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میت دفن کرنے کے تین دن بعد تک اجتماع کرنا اور قرآن خوانی کرنا، جسے ماتم کہا جاتا ہے، اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کے گھر میں کھانے پینے یا قرآن خوانی کے لیے جمع ہونا بدعت ہے، اسی طرح جمع ہو کر اجتماعی طور پر دعا کرنا بھی بدعت ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔ میت کے گھر صرف اس لیے جانا چاہیے کہ ان سے تعزیت کی جائے، ان کے لیے صبر کی دعا اور میت کی مغفرت کی دعا کیا جائے۔ باقی رہا ماتم کے لیے یا اجتماعی خصوصی دعا کے لیے یا قرآن خوانی کے لیے جمع ہونا تو یہ بے اصل ہے۔ اگر یہ نیک کام ہوتا تو سلف صالح یقیناً اسے سرانجام دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا کرنا ہرگز ہرگز ثنابت نہیں ہے۔ غزوہ موتہ کے موقع پر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الہی حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے حضرات صحابہ کرام کو بھی ان کی شہادت کی بابت بتایا، ان کے لیے دعا فرمائی: ”اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔“

آپ نے اس موقع پر نہ تو لوگوں کو جمع فرمایا، نہ دسترخوان سجایا اور نہ ماتم کا اہتمام کیا، الغرض اس موقع پر آپ نے قطعاً ایسا کوئی کام نہیں کیا، حالانکہ یہ تینوں بہترین اور افضل صحابہ کرام میں سے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ماتم کا اہتمام نہیں کیا گیا حالانکہ آپ تمام صحابہ کرام میں سے سب سے افضل تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کی شہادت پر بھی صحابہ کرام نے ماتم کا اہتمام نہیں کیا، لوگ جمع ہوئے نہ ہی قرآن خوانی کی گئی، اسی طرح جب حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اپنے اپنے دور میں شہید ہوئے تو ان کی شہادت پر بھی لوگ مخصوص دنوں میں نہ جمع ہوئے اور نہ اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا اور نہ ہی ان کے لیے کھانوں کے پکانے کا انتظام کیا گیا۔

میت کے قریبی رشتہ داروں یا پڑوسیوں کے لیے یہ ضرور مستحب ہے کہ وہ کھانا پکا کر میت کے اہل خانہ کے پاس بھیجیں جیسا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

(اصنوا لال جعفر طعاما فانہ قد اتاہم امر یشغلهم) (سنن ابی داؤد الجنائز باب صنعۃ الطعام لایل المیت ح: 3132)

”اہل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایک ایسی مصیبت درپیش ہے جس نے انہیں (اور کاموں سے) مشغول کر دیا ہے۔“

